بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

سوال میں یہ وضاحت نہیں کہ مذکور کارڈ کس نے جاری کیا اور ڈسکاونٹ کی رقم کارڈ جاری کرنے والا ادارہ ادا کرتا ہے یا دکاندار خود برداشت کرتا ہے، اور نہ ہی یہ مذکور ہے کہ کارڈ جاری کرنے والا ادارہ کوئی سودی بینک ہے یا غیر سودی مالی ادارہ وغیرہ تاہم سودی بینک سے جاری کردہ کارڈ کے متعلق ہمارے پاس جو معلومات ہیں اُنکی رو سے مذکور کارڈ سے خریداری پر جو ڈسکاونٹ یا رعایت دی جاتی ہے وہ یا تو کارڈ جاری کرنے والا بینک ادا کرتا ہے یا بینک اور سامان فروخت کرنے والے فریق مشترکہ طور پر ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر حقیقت یہی ہو تو چونکہ Debit Card ہولڈر کو بینک جو کارڈ جاری کرتا ہے وہ اسکی اسی رقم کی بنیاد پر جاری کرتا ہے جو اس نے بینک میں رکھوائی ہوئی ہے، اور وہ قرض ہے، اس لئے مذکور رعایت قرض پر نفع ہونے کی وجہ سے سود کے حکم میں ہے جو کہ ناجائز ہے۔ تاہم مذکور ڈسکاونٹ اگر دکاندار کی طرف سے ہو، بینک اسکی ادائیگی نہ کرتا ہو تو یہ ڈسکاونٹ اور رعایت حاصل کرنا فی نفسہ جائز ہوگا۔ اور اگر ڈیبٹ کارڈ غیر سودی بینک کا جاری کردہ ہو تو شرعی نقطۂ نگاہ سے اس میں یہ تفصیل ہوگی کہ غیر سودی بینک کا جاری کردہ ڈیبٹ کارڈ اگر محض کرنٹ اکاونٹ میں رکھی ہوئی رقم کی بنیاد پر ہو تو اس صورت میں بھی ڈیبٹ کارڈ سے خریداری پر رعایت حاصل کرنا قرض کی بنیاد پر نفع شمار ہوگا لیکن غیر سودی بینک کا جاری کردہ ڈیبٹ کارڈ اگر محض کرنٹ اکاونٹ میں رکھوائی ہوئی رقم کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ مشارکہ، مضاربہ وغیرہ کی بنیاد پر لگائی ہوئی رقم کی بنیاد پر ہو تو اس صورت میں اگر غیر سودی بینک مذکور رعایت ادا کرتا ہو تو وہ شرعاً کاروباری نفع کا حصہ شمار ہوگا جو کہ جائز ہے۔ ——————————— واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح

بندہ [signature]

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷ / رجب المرجب / ۱۴۳۷ ہجری

۴ / مئی /2016 عیسوی

احقر شاہ محمد تفضل علی

[signature]

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶ / رجب المرجب / ۱۴۳۷ ہجری

4 / مئی /2016 عیسوی

الجواب صحیح

[signature]

الجواب صحیح

[signature]

الجواب صحیح

بندہ ابراہیم عیسیٰ